ہم احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کامل نور اور کامل بشر تھے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸؍ مارچ ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ہم احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کامل انسان تھے۔ آپ کی استعدادیں ہر لحاظ سے کامل تھیں آپ کامل نور تھے اور کامل بشر تھے۔ کامل نور ہونے کی وجہ سے آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کی کامل معرفت رکھتے تھے۔ اس ضمن میں جہاں بھی مَیں ’’کامل‘‘ کا لفظ استعمال کروں گا میری مراد یہ ہوگی کہ جب سے کہ اس کُرّہ ارض پر انسان نے جنم یا کوئی اور شخص آپ کے کمال کے قریب بھی نہیں پہنچا۔ ابتداء سے لے کر قیامت تک ہر قوم کے لحاظ سے اور ہر زمانہ کے لحاظ سے آپ اپنی ساری استعدادوں اور قوتوں اور صلاحیتوں میں کامل تھے یعنی میں آپ کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے نسبتی طور پر کامل کے لفظ کو استعمال نہیں کر رہا بلکہ ایک ایسی حقیقت کاملہ کا اظہار کر رہا ہوں کہ جس کے ساتھ کسی اور کا کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا چونکہ آپ کامل استعدادوں کے ساتھ، کامل صلاحیتوں کے ساتھ اور کامل قوتوں کے ساتھ اِس دُنیا میں پیدا ہوئے تھے اِس لئے آپ کامل نور بھی تھے اور کامل بشر بھی۔ کامل نور اس معنی میں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کی استعداد بھی کامل تھی اور اس استعداد کی نشوونما بھی کامل تھی اور اس کے نتیجہ میں جس قسم کی معرفت جتنی عظیم معرفت اور کامل معرفت صفاتِ باری تعالیٰ کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کو حاصل تھی اُتنی کسی اور کو حاصل نہیں تھی اور چونکہ صفاتِ باری کی معرفت کا کمال آپ کو حاصل تھا اور خدا تعالیٰ سے پیار کرنے کی اور اُس سے محبت کرنے کی قوت کامل طور پر آپ کے اندر پائی جاتی تھی اس لئے اس محبت کے نتیجہ میں جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی اور اس استعداد کی وجہ سے جو آپ کو کمال کے رنگ میں حاصل تھی صفاتِ باری کا مظہر بننے میں آپ نے کمال حاصل کیا اور اسی وجہ سے آپ کے صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ہونے پر ہم یقین رکھتے ہیں۔ دیگر انبیاء کی آنکھ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اِس قدر قُرب دیکھا اور انہیں اس کا علم دیا گیا کہ جس کے نتیجہ میں اُنہوں نے تمثیلی زبان میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا اللہ کا آنا قرار دیا۔ خود قرآن کریم نے بھی متعدد آیات میں آپ کے اس انتہائی اور کامل قرب کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے اس وقت اس کی طرف صرف اشارہ کر دینا کافی ہے۔

پس چونکہ آپ کامل نور تھے اِس لئے آپ کی زندگی میں جو دوسرا پہلو نظر آتا ہے وہ آپ کے کامل بشر ہونے کا ہے۔ کامل بشر ہونے کے لحاظ سے آپ نے نوعِ انسانی پر جو احسان کیا ہے وہ اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ دُنیا نے آپ کو بجا طور پر محسن اعظم کا لقب دیا یہی آپ کی شان تھی۔ چونکہ آپ صفاتِ باری کے اتم اور اکمل مظہر تھے اس لئے آپ کی جو قوتِ قدسیہ ہے اور فیض رسانی کی جو طاقت ہے وہ ہمیں کسی اور وجود میں نظر نہیں آتی۔ اصولی طور پر آپ نے ماضی کی حدود کو پھاندا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے آدم ابھی معرضِ وجود میں نہیں آیا تھا کہ مَیں خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس مقام پر فائز تھا۔ محض فلسفیانہ طور پر نہیں بلکہ پہلوں کو بھی جو نور عطا ہوا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے طفیل عطا ہوا تھا۔ یہ ایک لمبا سلسلۂ انبیاء تھا جو بعض کے نزدیک ایک لاکھ بیس ہزار یا چوبیس ہزار انبیاء پر پھیلا ہوا ہے۔ قوم قوم میں نبی بھیجا گیا، زمانہ زمانہ میں انبیاء نے نوعِ انسانی کی تربیت کی اور یہ اس لئے کہ وہ ارتقائی مدارج میں سے گزر کر اس قابل ہو جائیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور دُنیا میں جلوہ گر ہو تو وہ اس پر اپنی جان قربان کر سکیں اور اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ آپ کے اس کامل بشر ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کے اندر نوعِ انسانی کی ہمدردی اور غم خواری اپنی انتہا کو

پہنچی ہوئی ہے اور اس میں اتنا حسن ہے کہ کہیں اَور وہ نظر نہیں آتا۔ آپ کی اِس ہمدردی کا جو اظہار ہے وہ گویا صفاتِ باری کے نور کے جلوؤں میں لپٹا ہوا ہے کیونکہ آپ صفاتِ باری کے مظہر اتم ہیں۔ دُنیوی عقل ہو یا رُوحانی فراست، ان کا سرچشمہ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ کی تعلیم نظر آتی ہے چونکہ آپ کامل بشر تھے اس لئے آپ ہمارے لئے کامل اسوہ ہیں۔ اگر آپ کامل بشر نہ ہوتے تو ہمارے لئے کامل اسوہ بھی نہ بن سکتے۔ کچھ چیزیں ہمیں آپ کی پیروی سے حاصل کرنی پڑتیں اور کچھ کے حصول کے لئے ہمیں کسی اور طرف نگاہ اُٹھانی پڑتی لیکن آپ کامل نور کے لئے ہی کامل بشر بنتے ہیں کیونکہ خدا سے نور لیا حصولِ نور کی کمال استعداد کے نتیجہ میں اور وہ دیا نوعِ انسانی کو کامل بشر کے نتیجہ میں۔ آپ نے اپنے زمانہ میں جو آپ کی ظاہری زندگی کا زمانہ تھا اور اپنے زمانہ میں جو آپ کی روحانی زندگی کا زمانہ ہے جو قیامت تک ممتد ہے۔ نوعِ انسانی کے لئے اُسوۂ حسنہ بن کر اور اُن کو اس طرف بلا کر کہ میری اتبّاع کرو کیونکہ میری اتبّاع کے بغیر تمہیں زندگی کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا اتنا دیا، اتنا دیا کہ انسان جب ان باتوں کے متعلق سوچتا ہے تو اس کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ آپ نے لوگوں کو دنیا دی، دین دیا، روحانیت دی، خدا کا پیار دیا، خدا کا قرب دیا اور وہ دیا جس سے خدا تعالیٰ کا پیار ظاہر ہوتا ہے یعنی مکالمات ہیں، مخاطبات ہیں، بشارتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کی پیاری آواز ہے جسے انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمرنگ ہوکر حاصل کرتا ہے۔ آپ کی اس اتبّاع کے نتیجہ میں اور اس اطاعتِ کاملہ کے نتیجہ میں انسان اپنے دائرۂ استعداد کے اندر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ جتنا جتنا اپنے اوپر چڑھاتا ہے اُتنا اُتنا خدائے واحد ویگانہ کا رنگ اس کی ذات پر چڑھ رہا ہوتا ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو عکس ہیں پیدا کرنے والے ربِّ کریم کا اور مظہر اتم ہیں صفات باری کے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے اور ہم نے اپنی زندگیوں میں زندہ خدا کی تجلیات کو اور اپنے زندہ نبی کے احسانوں کو دیکھا اور مشاہدہ کیا۔ ہمارے بڑوں نے بھی مشاہدہ کیا اور ہمارے بچوں نے بھی، ہمارے مردوں نے بھی مشاہدہ کیا اور ہماری عورتوں نے بھی، ہمارے عالموں نے بھی مشاہدہ کیا اور ہمارے اس گروہ نے بھی جو بظاہر دُنیوی علوم سے محروم سمجھا جاتا ہے لیکن جن

کے اندر روحانی علوم کا دریا بہہ رہا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے فرزند جلیل کی دُعاؤں اور تربیت کے نتیجہ میں مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی تعلیم کو صاف شفاف پانی کی طرح ہمارے سامنے رکھا۔ غرض ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم احسان کے عملی جلوؤں کو اپنی زندگیوں میں دیکھا اور اتنی کثرت سے دیکھا کہ اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

مَیں نے پہلے بھی بتایا ہے جو زمانہ ہم پر بڑا سخت سمجھا جا رہا تھا اس زمانہ میں جو خبریں میرے تک پہنچیں، اُن کی بھی ایک ''پنڈ'' بن گئی تھی۔ دوستوں نے (جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے) مجھے لکھا کہ اُنہوں نے یہ یہ خوابیں دیکھی ہیں اور اُن میں اکثر اپنے وقت پر پوری ہوگئیں۔ اُن میں بعض خوابیں ایسی بھی تھیں جو دو گھنٹے کے اندر پوری ہوگئیں اور یہ خدا تعالیٰ کا کتنا پیار ہے جسے ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع میں پایا ہے۔ یوں تو اس کی بیسیوں مثالیں دی جا سکتی ہیں لیکن مَیں صرف ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک شخص کو ایک رات میں تین خوابیں آئیں۔ ان میں سے دو بظاہر کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔ وہ اس کے اپنے ٹریکٹر کے متعلق تھیں مگر تیسری خواب بڑی اہم تھی۔ دو خدا تعالیٰ نے اس کو اِس لئے دکھائیں کہ اُسے یہ یقین ہو جائے کہ اطلاع دینے والا علّام الغیوب ہے۔ گھنٹے بعد کی خبر کا بھی اُسے علم ہے اور مہینوں بعد کا بھی اُسے علم ہے اور چونکہ منبع ان تینوں کا ایک ہے اس لئے جب دو پوری ہوگئیں تو اُسے یقین ہوگیا کہ جو تیسری خواب ہے اور جو زیادہ اہم ہے وہ بھی اسی سرچشمہ سے نکلی ہے۔ اسی طرح بچوں نے خوابیں دیکھیں اور بڑی واضح خوابیں دیکھیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ بڑوں نے خوابیں دیکھیں اور وہ بھی پوری ہوئیں اور یہ خوابیں تو احمدی افراد کو تسلی دلانے کے لئے آتی ہیں۔ اصل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں ہیں، وہ بشارتیں ہیں، وہ خوشخبریاں ہیں اور پیشگی بتائی ہوئی باتیں ہیں جن میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام پھر ساری دُنیا میں اسی طرح غالب آئے گا جس طرح کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہؓ کے زمانہ میں غالب آیا تھا۔ آج کی بشارت جو کل پوری ہو جاتی ہے، وہ ہمیں اس مقام پر کھڑا کر دیتی ہے کہ ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ

عقیدہ رکھیں کہ جو چودہ سو سال پہلے بشارتیں دی گئیں تھیں وہ اب پوری ہوں گی کیونکہ ایسا ہی بتایا گیا ہے کہ یہ زمانہ ہے اُن کے پورے ہونے کا اور پھر انسان حیران ہوتا ہے کہ لوگ مہدی علیہ السلام کے مقام کو نہیں پہچانتے۔ مہدی تو وہ پیارا وجود ہے جس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جس کی علامات بتائیں، جس کے کام بتائے جس کے زمانہ میں اسلام کا غلبہ بتایا اور پھر ان چودہ صدیوں میں کوئی صدی ایسی نہیں گذری جس کے بیسیوں مقرّبین الٰہی کو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شان کا ایک خادم پیدا ہونے والا ہے۔

اب پھر دُنیا میں ایک شوق پیدا ہو گیا ہے مہدی معہود کی تائید میں دلائل ظاہر کرنے کا۔ بعض لوگوں نے جن کا جماعت سے تعلق نہیں، بے تحاشہ روپیہ خرچ کر کے بیسیوں، سینکڑوں شاید ہزاروں سکالرز اور صاحبِ علم محققین کو اس طرف متوجہ کیا کہ جو چُھپی ہوئی کتابیں ہیں اُن کو نکالیں اور شائع کریں یا چُھپی ہوئی کتابوں کے حوالے اپنی کتابوں میں دینا شروع کر دیں۔ ابھی چند ہفتوں کی بات ہے ایک کتاب آئی ہے جس میں سے بہت سے حوالے ملے ہیں اُن میں سے ایک یہ حوالہ بھی ہے کہ ابن النبی المھدی کے زمانہ میں جھنڈوں کے رنگ سرخ ہو جائیں گے۔ یہ کوئی معمولی خبر تو نہیں بڑی اہم خبر ہے۔

پھر ہمیں مہدی علیہ السلام نے یہ خوشخبری دی کہ مَیں نے جو کچھ پایا وہ میرا اپنا نہیں ہے بلکہ مجھے جو بھی ملا ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے اور آپ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ کی اتباع کے ذریعہ سے اور آپ کی محبت میں فنا ہو کر اور آپ کی کامل اتباع کر کے اور آپ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھ کر مجھے جو ملا سو ملا اور جو آدمی اسی قسم کی عاشقانہ اور مستانہ محبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کرے گا وہ اسی مقام کو اپنے اپنے مرتبہ کے لحاظ سے اور استعداد کے لحاظ سے پا لے گا۔

اب جو اصل نتیجہ میں آپ کے سامنے نکالنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارا یہ دعویٰ کرنا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل نے دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے محض یہ دعویٰ کافی نہیں۔ جب تک ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع اور اطاعت کا جؤا اپنی

گردن پر نہ رکھیں اور جب تک ہم آپ کی محبت میں فنا ہو کر فیوض میں حصہ دار نہ بنیں جن فیوض سے صحابہ کرامؓ پہلے زمانہ میں بنے تھے۔ اُس وقت تک ہم اس دُنیا کے روحانی رہبر اور قائد نہیں بن سکتے اور جب تک ہم اس دُنیا کے روحانی رہبر اور قائد نہ بنیں ہم اسلام کو دُنیا میں غالب نہیں کر سکتے۔ فلسفی تو بھٹکی ہوئی دُنیا نے ہزاروں پیدا کر دیئے لیکن بے نتیجہ اور بے اثر۔ آج دُنیا جس ہلاکت کے گڑھے پر کھڑی ہے اس سے بچنے کے لئے وہ زبانِ حال سے خدا کے اُن بندوں کو پکار رہی ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اور دُنیا کی ہمدردی میں گداز ہوں اور جن پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ چڑھا ہوا ہو اور جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا ہو اور جن کی زندگی ایک نشان اور حُجت ہو دُنیا کے لئے۔ اس جماعت کو آج دُنیا پکار رہی ہے فلسفیوں کو تو اُنہوں نے پکارا۔ کئی ایک نے آواز سنی اور کئی ایک نے نہیں سنی۔ جنہوں نے اُن کی آواز سنی وہ اُن کے پاس گئے مگر بے نتیجہ اور بے فائدہ۔ ایک گیا اُس نے اپنی کہانی سُنائی دوسرا گیا اُس نے اپنی رٹ لگائی لیکن وہ بات نہیں کہہ سکے جو انسانی فطرت کی سیری کا باعث بنتی ہے اور جو انسان کو زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک لے جاتی ہے جو انسان کو اجر دلاتی اور وہ تواضع سکھاتی ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے فرمایا میرا بندہ جتنی جتنی عاجزی کرتا چلا جائے گا میں اُسے اتنی اتنی بلندی دیتا چلا جاؤں گا۔

پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے حضرت مہدی علیہ السلام کی آواز کو عملاً سُن کر اور قبول کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع میں اور آپ کے عشق میں بالکل محو اور فنا ہوئے بغیر ہم اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے جس مقصد کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں اور ہم جانتے ہیں اور ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اس مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے مقام کو پہچانیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو پہچانیں جو اس مقام کے ساتھ وابستہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ان ذمہ داریوں کو پہچانتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں یہ ثابت کر دکھائیں کہ جو ہمارا دعویٰ تھا کہ اس غرض کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے کہ ہم اُس غرض کے حصول کے لئے انتہائی کوشش

کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے دُنیا میں اسلام کو غالب کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ایک دن وہ آنے والا ہے جب ساری دُنیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ کئی چھوٹی چھوٹی بیماریاں بھی بہت تنگ کر رہی ہیں۔ دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے شفا عطا کرے۔ پچھلے دنوں دوران سر یعنی چکروں کی تکلیف ہوگئی، جگر بند ہو گیا اور باوجود پوری احتیاط کرنے کے خون میں شکر (Sugar) کی جو زیادتی آجاتی ہے وہ پھر زائد ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہی شافی ہے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے بھی اور آپ کو بھی صحت دے اور عمر دے اور عمل کی توفیق دے اور اپنی رحمتوں سے ہمارے عاجزانہ اعمال کو قبول فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵؍اگست ۱۹۷۵ء صفحہ ۲ تا ۴)

۞۞۞